مساجد و مدارس کو "گیس بم" سے نشانہ بنانے کی کوشش!

مولانا قاری محمد حنیف جالندھری مدظلہ
ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان

اللہ رب العزت نے وطن عزیز پاکستان کو 1950ء کی دہائی میں سوئی گیس کی نعمت سے نوازا تھا، یہ وہ نعمت ہے جو پاکستان کو کسی غیر ملک سے خریدنی نہیں پڑتی بلکہ یہ قدرت کا انمول عطیہ مفت میں عنایت کیا گیا ہے، پاکستان میں سوئی گیس کا استعمال 1950ء کی دہائی کے آخر میں شروع ہو گیا تھا، اس وقت سے لے کر اب تک یعنی گزشتہ 50 سال سے زائد عرصہ کے دوران مساجد، مدارس اور دیگر دینی اداروں کو سوئی گیس کی فراہمی عام گھریلو صارفین کی طرح کی جارہی تھی، ہم لوگ عرصہ دراز سے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے آرہے تھے کہ چونکہ مساجد اور مدارس فلاحی ادارے ہیں، جو حکومت کی امداد کے بغیر خدمات انجام دے رہے ہیں اور انہوں نے لوگوں کی دینی ضروریات پوری کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے، اس لئے ان دینی اداروں کو سوئی گیس کی فراہمی عام گھریلو صارفین کے مقابلے میں رعایتی نرخوں پر ہونی چاہئے، ہمارے اس جائز مطالبہ کو تسلیم کرنے کی بجائے حکومت کے ذیلی اداروں اوگرا نے 22 ستمبر 2012ء سے مساجد، مدارس اور دیگر دینی اداروں کو عام گھریلو صارفین کے زمرے سے نکال کر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ظالمانہ طور پر ان اداروں پر ناقابل برداشت معاشی بوجھ ڈال دیا ہے، چنانچہ مساجد و دینی مدارس میں گیس کنکشن حاصل کرنے کا خرچہ 3,000 روپے سے بڑھا کر 31,000 روپے کر دیا گیا ہے یعنی سروس لائن کی رقم 1,500 روپے سے بڑھا کر 5,000 روپے اور سیکورٹی کی رقم 1,500 روپے سے بڑھا کر 26,000 روپے کر دی ہے، یعنی اگر کوئی اپنی کوٹھی یا مکان پر گیس کنکشن لگوائے تو اسے محض 3,000 روپے دینے ہوں گے اور اگر اللہ کے گھر کے لئے گیس کنکشن لیا جائے تو 31,000 روپے دینے ہوں گے۔

گھریلو صارفین کے لئے سوئی گیس کے تین نرخ ہیں یعنی 100 روپے فی یونٹ، 200 روپے فی یونٹ اور 500 روپے فی یونٹ، لیکن مساجد و مدارس وغیرہ کے لئے ایک ہی نرخ ہے، یعنی 500 روپے فی یونٹ۔ وہ جتنی بھی گیس استعمال کریں گے، ان کو ساری مقدار پر 500 روپے فی یونٹ کے حساب سے ادائی کرنا ہوگی۔ دینی اداروں کو سستے نرخوں

یعنی 100 روپے فی یونٹ اور 200 روپے فی یونٹ سے محروم کردیا گیا ہے، گھریلو صارفین کے لئے کم سے کم بل کی رقم تقریباً 200 روپے ہے اور گزشتہ ماہ تک مساجد و مدارس وغیرہ کے لئے بھی کم سے کم بل کی رقم 200 روپے ہی تھی، مگر اوگرا نے اسلام دشمنی میں ظالمانہ طور پر 22 ستمبر 2012ء سے دینی اداروں کے لئے کم سے کم بل کی رقم 200 روپے سے بڑھا کر 3,600 روپے کردی ہے۔ مساجد میں وضو کے گرم پانی کے لئے تین ماہ یعنی دسمبر، جنوری اور فروری میں سوئی گیس استعمال کی جاتی ہے، باقی 9 ماہ یعنی مارچ سے نومبر تک مساجد میں گیس کا استعمال نہیں ہوتا۔ چنانچہ ان 9 ماہ کے دوران گیس استعمال نہ کرنے کے باوجود 3,600 روپے ماہوار کے حساب سے 9 ماہ کا کم از کم بل 32,400 روپے ادا کرنا ہوتا ہے اور اس کے علاوہ گیس کے استعمال کے حساب سے بھی فی یونٹ پانچ سو روپے مزید ادائی بھی کرنی پڑتی ہے۔

مساجد و مدارس کے ساتھ یہ ظالمانہ اور غیر مساویانہ طرز عمل اسلام دشمنی اور ظلم کی انتہا تو نہیں اور کیا ہے؟ اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی اس مملکت میں ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ لوگوں کی دینی، علمی، روحانی اور اسلامی ضروریات پوری کرنے کے لئے مساجد و مدارس کے جملہ اخراجات اور انتظامات ریاست اور حکومت کی ذمہ داری ہوتی، اگر ریاست تمام تر بوجھ اور ذمہ داری اٹھانے کی سکت نہیں رکھتی تو کم از کم بجلی اور گیس کی سہولت تو مفت مہیا کی جاتی، لیکن یہاں تو الٹی گنگا بہتی ہے، اسلام کے نام پر معرض وجود میں آنے والی ریاست میں دین پر عمل کرنا روز بروز مشکل سے مشکل بنایا جارہا ہے جبکہ گناہ کرنا دن بدن آسان سے آسان تر ہوتا چلا جارہا ہے۔ وہ چیزیں جن کی وجہ سے نسل نو کے بھٹکنے اور بے راہ روی کا شکار ہونے کے امکانات زیادہ ہیں انہیں سستا کیا جارہا ہے، ان تک رسائی آسان ہوتی چلی جارہی ہے اور وہ ہر آدمی کی پہنچ میں ہیں لیکن وہ دینی مدارس جو اس قوم کے بچوں اور بچیوں کو علوم نبوت سے روشناس کرواتے ہیں اور وہ مساجد جو ایک مسلمان کی ایمانی اور روحانی زندگی کے لئے از حد ضروری ہیں، ان کا انتظام مشکل سے مشکل تر بنایا جارہا ہے۔

حکومت کے اس ظالمانہ اور غیر منصفانہ فیصلے کے بارے میں عوام میں مختلف قسم کی آراء پائی جاتی ہیں۔ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ اس عالمی استعماری ایجنڈے کا حصہ ہے جس کے تحت دین اسلام سے نسبت رکھنے والی ہر علامت، ہر ادارہ اور ہر مرکز دشمن کا ہدف ہے اور وہ ہر اس عمل کو روکنا چاہتے ہیں جو اسلام کے غلبے اور مسلمانوں کی کامیابی کا ضامن ہو اور جس کے ذریعے لوگ دین سے مزید قریب ہوسکیں، یہی وجہ ہے کہ کبھی مساجد میں بم دھماکے کرواکر لوگوں کو خوف زدہ کردیا جاتا ہے اور انہیں مسجدوں میں جانے سے روکنے کی کوشش کی جاتی ہے، کبھی دینی مدارس کو ہدف تنقید بنایا جاتا ہے، مدارس کی کردار کشی کی مہم چلائی جاتی ہے، مدارس کے اساتذہ و طلباء کو شہید کیا جاتا ہے، مدارس پر بلا جواز چھاپے مارے جاتے ہیں، مدارس کے ساتھ تعاون کرنے والوں کو ہراساں کیا جاتا ہے، اس سے قبل بجلی کے بلوں میں بھی غیر اعلانیہ طور پر اس قسم کی وارداتوں کو محسوس کیا گیا اور اب گیس کے بلوں کی شکل میں نقب زنی کی کوشش کی جارہی ہے، جسے ان شاء اللہ کسی صورت میں کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا جبکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ یہ واردات کسی ایسے بے دین، سیکولر

اور قادیانی مزاج بابو کے شاطرانہ دماغ کا شاخسانہ ہے جس نے مساجد و مدارس کو ہدف بنا کر مسلمانوں کے ایمان و عقیدے اور مذہبی وابستگی پر ضرب لگانے کی کوشش کی ہے لیکن اللہ کی ذات سے امید ہے کہ اس ملک کے کروڑوں اہل ایمان اس کوشش کو ناکام بنا کر دم لیں گے۔

اس ظالمانہ فیصلے کی اطلاعات ملنے کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال پر غور کرنے کے لئے ابتدائی مرحلے میں ہم نے اتحاد تنظیمات مدارس پاکستان کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کی سرکردہ شخصیات کو جمع کر کے مشاورت کی اور حکمت عملی طے کر لی ہے کہ اس ظالمانہ جسارت کی ہر سطح پر، ہر طریقے سے ہر ممکن مزاحمت کی جائے گی۔ ابتدائی مرحلے میں ہم صدر پاکستان، وزیراعظم پاکستان، وفاقی وزیر پیٹرولیم اور چیئرمین اوگرا سے خطوط، مضامین، اخبارات اور ذرائع ابلاغ کے ذریعے مطالبہ کریں گے کہ فی الفور مساجد و مدارس کے سوئی گیس بلوں میں اضافے کو واپس لیا جائے اور اس ظالمانہ و جانب دارانہ فیصلے کے ذمہ داروں کو معطل کر کے سزا دی جائے۔ اسی طرح چیف جسٹس سے بھی گزارش ہے کہ وہ اس اقدام کا سوموٹو نوٹس لیں تا کہ ارباب مساجد و مدارس اور پوری قوم میں پایا جانے والا اضطراب ختم ہو سکے۔

☆......☆......☆

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان مولانا قاری حنیف جالندھری نے جامعہ محمدیہ اسلام آباد میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اجلاس میں بہت سے اہم فیصلے کیے گئے ہیں، جن میں سے بعض کا اعلان وقت آنے پر کیا جائے گا۔ جبکہ بعض فوری نوعیت کے فیصلے یہ ہیں:

(۱)......مدارس کے طلبہ کی تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے گی اور انہیں پہلے سے زیادہ اخلاص اور للہیت اور رجوع الی اللہ کی طرف متوجہ کیا جائے گا۔ (۲)......کراچی کے مدارس کے ساتھ اظہار یکجہتی اور شہید ہونے والے طلبہ کی تعزیت کی غرض سے تمام قائدین کراچی کا مشترکہ دورہ کریں گے۔ (۳)......ملک کے بڑے شہروں میں عنقریب ''تحفظِ مدارس و خدماتِ مدارس'' کے عنوان سے اجتماعات، کنونشن اور کانفرنس منعقد کی جائیں گی، جن میں مدارس کے کردار و خدمات کو اجاگر کیا جائے گا۔ (۴)......صدر، وزیر اعظم اور آرمی چیف سے ملاقات اور ان کو مدارس کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری مولانا فضل الرحمٰن کو تفویض کی گئی ہے۔ جب کہ کراچی میں ایم کیو ایم سمیت تمام قومی اور سیاسی جماعتوں سے براہِ راست بات چیت کے لیے جملہ اختیارات مولانا قاری محمد حنیف جالندھری جنرل سیکرٹری وفاق المدارس العربیہ پاکستان کو دیے گئے ہیں۔ وہ اس کی حکمتِ عملی وضع کر کے ان ملاقاتوں اور رابطوں کا اہتمام کریں گے۔ (۵)......مدارس اور مذہبی طبقے کے ساتھ روا رکھے جانے والے امتیازی اور جانبدارانہ سلوک کے حوالے سے ٹی وی چینلوں اور اخبارات و جرائد کے مالکان سے ملاقاتیں کی جائیں گی۔ (۶)......میڈیا اور دیگر ذرائع سے مدارس کی کردار کشی اور منفی پروپیگنڈے کے سدباب کی باقاعدہ مہم شروع کی جائے گی۔ (۷)......دینی مدارس کے مہتممین اور اساتذہ کرام سے درخواست کی جائے گی کہ وہ دینی مدارس کے ماحول کو خدشات و خطرات سے محفوظ بنانے کی کوشش کریں۔